

خود ساختہ کتابچہ نہیں قرآن و سنت ہی آئین پاکستان ہو

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قرآن و سنت پر مشتمل آئین زندگی آج ہمارے ہاں من و عن اسی طرح موجود ہے جیسے کہ دور خلافت راشدہ میں موجود تھا۔ غیر مسلموں کی تو مجبوری ہے کہ وہ کوئی اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی دستاویز کو اپنے ہاں آئین مملکت قرار دے دیں اس لیے کہ ان کے پاس قرآن و سنت جیسا کوئی ازلی وابدی آئین ہے ہی نہیں۔ سخت حماقت بلکہ ناشکری اور بد بختی ہے ہم مسلمانوں کی کہ قرآن و سنت کے ہوتے ہوئے ہم نے بھی غیر مسلموں کی طرح ایک کتابچہ خود لکھ کر اسے آئین پاکستان قرار دے رکھا ہے۔ آج ہم جن مصائب و مشکلات اور ذلت و رسوائی سے دوچار ہیں اسی لیے ہیں کہ ہم قرآن و سنت کو صرف ثواب کیلئے پڑھ چھوڑتے ہیں عمل کرتے ہیں تو اس اپنے ہاتھ سے لکھا نام نہاد آئین پر جو دل کھول کر قرآن و سنت کی نفی کرتا ہے۔
مثال کے طور پر:

☆ قرآن و سنت حکمران وقت کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی مجرم کی سزا معاف کر دے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ 73 کا آئین یعنی خود ساختہ آئین پاکستان صدر مملکت کو کسی مجرم کی سزا معاف کرنے کی اجازت دیتا ہے تو دھڑلے سے۔ بتائیے یہ آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ کوئی استغنا نہیں، کوئی بھی شرعی قانون اسی طرح خلیفہ وقت پر بھی لاگو ہوتا ہے جس طرح کہ عام شہری پر۔ اور تو اور دور خلافت راشدہ میں چشم فلک نے خلیفہ المسلمین کو

بھی عدالتی کٹہرے میں کھڑا دیکھا۔ آئیں پاکستان قرآن و سنت کی نفی کرتے ہوئے صدر مملکت کو استثنائی حیثیت دیتا ہے۔ فیصلہ کریں یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن و سنت اجازت نہیں دیتے کہ غیر مسلموں یعنی یہودیوں ہندوؤں عیسائیوں وغیرہ کو ولوالہ امر یعنی گورنوں، وزراء، جج صاحبان یا دوسرے اہل امر لوگوں میں شامل کیا جائے۔ آئیں پاکستان ایسی اجازت دیتا ہے قرآن و سنت کی نفی ہوتی ہے تو ہوا کرے اس کی بلا کو۔ پاکستان میں ایک عیسائی بھی اور ایک ہندو بھی ایک وقت پر چیف جسٹس آف پاکستان کے منصب پر فائز رہا ہے۔ فیصلہ کریں ایسا آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن و سنت اجازت نہیں دیتے کہ عورت چھوٹے سے چھوٹے انتظامی یونٹ یعنی کھر کی سربراہ ہو اپنے ہاتھوں لکھا آئیں پاکستان عورت کو پورے ملک کی حاکم ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن و سنت کی نفی کرنا ہے تو دھڑلے سے۔ آئین کے مصلحتیں کو اگر کہا جاتا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے کھر کا سربراہ بنالیں تو وہ غصہ کرتے کہ ان کے ساتھ کیا اہتمام بات کی جارہی ہے۔ یاد رہے نبی کائنات ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ وہ قوم تباہ ہو گئی جس نے ایک عورت کو خود پر بطور حاکم مسلط کر لیا۔ فیصلہ کریں قرآن و سنت کی ڈٹ کر مخالفت کرنے والا یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن و سنت پانچ اوصاف یعنی ایمان (نور: 55) تقویٰ (ہجرت: 13) صلاح (نور: 55) علم اور جسم (البقرہ: 247) کو عوامی نمائندوں کے لیے معیار اہلیت قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس 73 کا خود نوشتہ آئین جعلی ڈگری والوں، لٹیروں اور فراڈیوں کو بھی پارلیمنٹ میں جا بھٹاتا ہے۔ فیصلہ کریں کہ یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن و سنت جوئے کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ آئیں پاکستان چند امیدواروں کو ایک حلقہ انتخاب میں سرمایہ لگا کر اس بڑے پیمانے پر ہونے والے جوئے کی اجازت دیتا ہے جس میں تمام لگائے گئے سرمائے کا فائدہ ایک امیدوار اٹھا کر چٹا بناتا ہے باقی سب

ہاتھ ملے کھڑے ہیں۔ ایسے تباہ بازوں کو حکومت وقت دل بھر کر جوا کھیلنے کی اجازت دیتی ہے اور جوئے کو حرام قرار دینے والے علماء یہ آفاقی جوا خود کھیتے ہیں۔ فیصلہ کریں جوا کھلانے والا آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ قرآن مجید سرمائے کو عوامی نمائندوں کیلئے معیار اہلیت قرار نہیں دیتے (البقرہ: 247)۔ آئین پاکستان کے تحت وضع کردہ طریق انتخاب میں صرف ایک ہی خوبی معیار اہلیت قرار پاتی ہے اور وہ خوبی ہے سرمایہ کاری کی۔ کسی غریب کی کیا مجال کہ وہ انتخابات میں حصہ لے۔ بتائیے یہ آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ اسلام میں حلف اگر اٹھانا ہی ہو تو وہ اسی ایک بات کا اٹھایا جاسکتا ہے کہ ”میں قرآن و سنت کا تحفظ و نفاذ کروں گا“ لیکن وہ حلف جو آئین پاکستان میں دیا گیا ہے اس میں قرآن و سنت کے الفاظ تک نہیں۔ ایسا اس لیے کہ ایک مسلمان عوامی نمائندے نے بھی وہی حلف اٹھانا ہوتا ہے جو غیر مسلم نے۔ قرآن و سنت کے الفاظ کو نکالا گیا تو اس لیے کہ ایک غیر مسلم قرآن و سنت کے تحفظ کا حلف کیوں اٹھائے گا؟ وہ تو قرآن و سنت کو ماننا ہی نہیں۔ نظریے کا بھی ذکر کر کے گھپلا بازی کی گئی ہے ورنہ ایک غیر مسلم کو اسلامی نظریے سے کیا انس۔ فیصلہ کریں ایسا آئین جو مسلم اور غیر مسلم کے لیے ایک ہی حلف وضع کرنا ہے اسلامی ہے یا غیر اسلامی۔

☆ خود ساختہ آئین پاکستان ایک وفاقی شرعی عدالت کا بھی ذکر کرتا ہے یعنی خود تسلیم کرتا ہے کہ پاکستان کی باقی وفاقی عدالتیں غیر شرعی ہیں۔ انسان جو قانون سازی کرے گا تو وہ اسی طرح تشادات کا پلندہ ہوگی۔ فیصلہ صادر کریں تشادات کا یہ پلندہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

محترم قارئین! کسی دستاویز میں اگر ایک حکم بھی ایسا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کرے تو ایسی دستاویز طاغوتی قرار پاتی ہے خواہ اس کے مسائل پر سوا را سلام، سلام، لکھ دیا جائے۔ آئین پاکستان میں تو جیسے کہ اوپر ذکر ہوا درجنوں احکامات قرآن و سنت سے ٹکراتے اور اللہ و رسول ﷺ کی مافرمانی پر مشتمل ہیں۔ یہ شوشہ کہ آئین بعد میں اسلامی کر لیا جائے گا ایک دھوکا و

سراب بلکہ فراڈ ہے۔ اتنا کان پکڑا ہی جائے تو کیوں؟ بچے کا سوٹ ہی کر بعد میں اسی کو بڑے کے سوٹ میں تبدیل کرنا حماقت ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ یہ بھی کہ قرآن و سنت کو اگر اول روز سے آئیں مملکت بنایا جاتا تو ملک عزیز وقفے وقفے سے بے آئین نہ ہوتا۔ بار بار آئین کی تدوین کی ضرورت نہ پڑتی۔ کوئی طالع آزمایا بے آئین کو مفلوج و معطل کرنے کی حماقت کرتا تو خود کا بوٹی ہو جاتا۔ اس ملک میں مارشل لا کبھی نہ لگتا۔ ملک دولت مند نہ ہوتا۔ اہل پاکستان کے ہاتھ میں کھنکول نہ ہوتا۔ ملک عزیز کسی سپر پاور کا دم چھلانا نہ جنتا۔ ہماری معیشت کبھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ کے رحم و کرم پر نہ ہوتی۔ کسی بیرونی طاقت کو ہمیں ڈکٹیشن دینے کی نوبت نہ آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ کے حضور یہ نہ کہنا پڑتا کہ ”اے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو مجبور و معطل کئے رکھا“ (فرقان: 30)۔

آئیے 63 سالہ اپنی حماقتوں روگردانیوں اور فرامانیوں کا غارِ دا کریں۔ مزید ایک لائحہ ضائع کئے بغیر قرآن و سنت کو ہی آئیں پاکستان قرار دیں۔ یاد رہے کسی بھی ملک کا نظام زندگی وہاں پر اختیار کردہ آئین کا پر وکت ہوتا ہے۔ آئین جمہوری ہو تو جمہوریت کو اور اشتراکی ہو تو اشتراکیت کو معرض وجود میں لاتا ہے۔ پاکستان کا نظام زندگی کرپٹ ہے تو اس کی ذمہ داری ہمارے ہاں اختیار کردہ اس آئین پر ہوتی ہے جسے ہم اس لیے اسلامی قرار دے بیٹھے کہ اس میں کہیں کہیں اسلام کا ذکر ہے۔ یہ ذکر اس طرح بے معنی ہے جس طرح ”مٹی کے تیل“ سے بھری بوتل پر ”زیتون کا تیل“ لکھ دیا جائے۔ دورِ خلافت راشدہ میں قرآن و سنت کی بجائے کوئی 73 کا سا انسان ساختہ آئین اختیار کیا جاتا تو خود خلافت راشدہ کا نظام کبھی معرض وجود میں نہ آتا۔ اس لیے کہ فصل لا زما بوئے گئے بیج کے مطابق ہوتی ہے۔

الداعی الی الخیر: چودھری رحمت علی، امیر تحریک عظیم اسلام دارالسلام واپڈا

ٹاؤن لاہور۔ فون: 0300-9462188